اسلامی حدود کی حکمت

(۲)

از مولانا حبیب ریحان ندوی لکچرار اسلامی انسٹی ٹیوٹ، البیضاء (لیبیا)

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

شریعت کی بخشی ہوئی تمام آسانیوں سے اسلامی حکومت کا ہر باشندہ فائدہ اٹھا سکتا ہے، لیکن اس کے باوجود اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہوتا ہے اور وہ حدود الٰہیہ کو توڑتا ہے اور اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، وہ اپنے ہر گناہ سے توبہ کرنے کے بعد پاک وصاف بن سکتا ہے، اس کی توبہ کے لئے کسی تیسرے وسیط، شیخ، بزرگ، پیر یا پادری کی مطلق ضرورت نہیں، سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۶ جو اوپر لکھی گئی تھی صاف حکم دیتی ہے کہ صرف خدا سے دعا اور توبہ کرو، اور حسب ذیل آیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ گناہ کو بخشنے کا حق صرف خدا کو ہے، اور یہ کہ کسی بڑے سے بڑے فحش گناہ یا اپنے نفس پر ظلم کے بعد بھی اگر اخلاص اور دکھے ہوئے دل کے ساتھ انسان خدا کو یاد کرے اور توبہ کی شرطوں کے ساتھ توبہ کرے جس میں گناہ پر اصرار نہ ہو اور ندامت ہو تو خدا اس کو اپنی رحمت ومغفرت سے معاف کر دیتے ہیں وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ

الْعَامِلِیْنَ (آل عمران۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶) ترجمہ "جنت جن لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے ان میں سے چند کا تذکرہ کرنے کے بعد) اور وہ لوگ (بھی) جو جب کوئی کھلا گناہ کریں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ کو یاد کریں یعنی غافل اور بدمست نہ ہو جائیں) اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہیں اور کون ہے جو گناہوں کو بخشے سوائے اللہ کے ؟ اور وہ اپنی بدعملی پر اصرار نہ کریں جانتے ہوئے، ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور وہ جنتیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ رہیں گے اس میں، اور عمل کرنے والوں کا اجر/بدلہ بہت خوب ہے۔" پھر دوسری آیت میں خدائے پاک نے فحش وظلم کے اس حکم کی تشریح اس طرح کی ہے کہ شرک کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ گذشتہ آیت میں ظلم سے مراد شرک سے کم درجے کے گناہ ہیں، ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (النساء ۔ ۱۱۶) ترجمہ (اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم کو جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے)، .... خدا نے توبہ کا حکم دیا ہے اور گناہ کے بعد توبہ سے مایوسی اور خدا کی رحمت سے قنوط (یاس) کی ممانعت کی گئی ہے، بلکہ تمام گناہگاروں، خطاکاروں اور نفسِ بشری کی غلطیوں سے آلودہ ہو جانے والے انسانوں کے لئے مژدۂ بشارت ان کے رب کی طرف سے اس طرح موجود ہے کہ رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو اور توبہ کرو اور توبہ یہی ہے کہ اطاعت کرو اور سب سے اچھی اور کامل شریعت کی پیروی کرو کہ اس آسمانی ہدایت کی پیروی نہ کرنے والے دنیا و آخرت کی حسرتوں سے دوچار ہوں گے، چند آیتیں ملاحظہ ہوں، گنہ گاروں کو کیسا اصلاح و اتباع کا درس دیا گیا ہے، اور یہ درس تمام امت پر واجب ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ، وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (زمر۔ ۵۳۔ ۵۵) ترجمہ (کہدو، اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنے نفسوں پر (گناہ کے ذریعے) زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوؤ، بیشک اللہ سارے گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی حکم برداری کرو، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمھاری مدد (کسی کی طرف سے) نہ کی جائے۔ اور اتباع (پیروی) کرو اس اچھی بات (اسلام، قرآن اور شریعت) کی جو تمھاری طرف اتاری گئی تمھارے رب کی طرف سے، اس سے پہلے کہ اچانک تم پر عذاب آجائے اور تمھیں خبر بھی نہ ہو)

اس آیت کے ابتدائی حصے میں گناہگاروں کے لئے مغفرت کی بشارت ہے، اور وسط میں اتباع کتاب الہی و شریعت اسلامیہ اور رجوع الی اللہ کی دعوت ہے، اور آیت کے آخری نقرے میں اسلام کی مکمل تابعداری اور شریعت مُنزَّلہ پر عمل نہ کرنے کی صورت میں اچانک عذاب کی وعید بھی موجود ہے، اور جس طرح افراد کے گناہ دربار الہی میں توبہ کے ذریعے معاف ہوسکتے ہیں اسی طرح قوموں، امتوں اور مسلم سوسائٹیوں کے گناہ بھی معاف ہوسکتے ہیں، صرف شرط یہ ہے کہ گناہ کا پہلے تو تعین ہوجائے اور پھر اس پر اصرار نہ ہو، گناہ یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کے بجائے انسانی قوانین اور وضعی شریعتیں نافذ ہیں، ان کو باقی رکھنے پر اصرار توبہ کے منافی ہے، اور اخلاص کے ساتھ شریعت اسلامیہ کا قانون اور خدا کی بتائی ہوئی راہ اگر اپنالی جائے پھر رحمت و مغفرت کے دروازے کھل سکتے ہیں اور سکون و سعادت کے بادل آسمان سے ایسی بارش کرسکتے ہیں کہ کشت زار ہستی امید و ارمان کے پودوں سے لہلہا سکتی ہے، کشت و خون کا بازار سرد پڑسکتا ہے، چوری، ڈاکہ اور تمام اخلاقی جرائم کم سے کمتر ہوسکتے ہیں۔

اسلامی نظام قضاء میں رحم و کرم کے اصول

جیسا کہ بیان کیا جاچکا، ہر گناہ اور غلطی اور حد تک کی معافی توبہ اور دعا سے ہوسکتی ہے کیونکہ معافی کا حق صرف خدا کو ہے اور بندہ کسی گناہ کے بعد اگر وہ کسی کو معلوم نہیں ہوا ہے اور عدالت تک نہیں پہنچا ہے

تو براہ راست خدا سے توبہ کر سکتا ہے، لیکن گناہ اگر اتنی شہرت، ڈھٹائی اور عام طور پر یہ ظاہر کر کے کیا گیا ہے کہ وہ قضیہ (کیس) بن کر عدالت تک پہنچ گیا ہے تو اس صورت میں اسلامی شریعت کا اصول یہ ہے کہ وہ مجرم، مجنی علیہ (جو اس جرم سے متاثر ہوا) اور سوسائٹی تینوں کے ساتھ نرمی، ہمدردی اور انصاف کا برتاؤ کرنا چاہتی ہے، اور ایسے کلی اصول پیش کرتی ہے جن سے جرم کا انسداد ہو، اور جرم کے تصور ہی سے مجرم کے رونگٹے کھڑے ہوں اور سوسائٹی جرم سے باز رہے، قانونی طور پر جرائم کے سلسلے میں تین قانون اسلام نے پیش کئے ہیں، ایک قصاص کا قانون، دوسرا حدود کا اور تیسرا تعزیرات کا قانون، قتل کی صورت میں معافی کا حق حاکم یا کورٹ کو نہیں بلکہ مقتول کے ولی الدم کو رہتا ہے اور سزا کی تنفیذ کا حق حاکم کو، تاکہ اس طرح دلوں میں نفرت، غصہ اور حقد کے بجائے محبت کی فضا دوبارہ قائم ہو جائے اور اس طرح دیت دی جا سکتی ہے، لیکن ولی الدم کو خون بہا لینے کا پورا پورا حق بھی شریعت نے دیا ہے، تعزیرات وہ جرم ہیں جن کی سزا شریعت میں منصوص (واضح طور پر محدد اور معلوم) نہیں ہے، تعزیرات کی دو قسمیں ہیں، اللہ کا حق اور بندوں کا حق، اللہ کا حق یہ ہے کہ سوسائٹی میں گناہ اور منکر کو دیکھ کر اس سے باز رکھنے کی کوشش ہر شخص کرے، لیکن قانونی طور پر اضطراب وقلق اور انتظامی خلل کے خطرے سے تعزیر امام یا عدالت ہی کو نافذ کرنی چاہئے، حقِ الٰہی جیسے نماز کو ترک کرنا اور شرعی اوامر کو ادا نہ کرنا یا گناہ کرنا وغیرہ، ان میں تعزیر امام پر واجب ہے، کیونکہ برے افعال پر تادیب اگر نہ کی جائے تو اس سے زیادہ فحش اور قبیح کام کرنے کی ہمت اور عادت ہو جائے گی، سرخسی کا قول ہے کہ اس میں کوئی چیز مقدر (مقرر) نہیں ہے، بلکہ قاضی کی رائے اور مجرم کی نوعیت جرم اور جرم سے باز رہنے اور رک جانے کی صلاحیت دیکھ کر وہ جو چاہے سزا دے سکتا ہے۔ (فتح القدیر ۴۔ ۲۱۲) تعزیر کی شکلیں اور حدیں فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں، بندوں کا حق یہ ہے کہ کسی شخص پر کوئی الزام یا تہمت لگائی گئی، تہمت کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک کسی ایسی چیز کی تہمت جس پر شرعی حد مقرر ہے، خصوصیت کے ساتھ زنا کی تہمت، اس کو قذف کہتے

ہیں اور شریعت میں اس کی حد مقرر ہے، دوسری وہ تہمت جس میں حرام کا الزام نہیں لگایا جاتا بلکہ شخصیت مجروح ہوتی ہے، گالی گلوچ، تکلیف پہنچانا، کسی پر خیانت کا الزام یا اس قبیل کی دوسری حق تلفیاں، اس تعزیر کا حق بھی امام یا اس کے نائب، عدالت کو ہے، لیکن معاف کرنے کا حق عدالت کو نہیں اُسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی یا زیادتی کی گئی۔ حدود وہ جرم ہیں جن کی سزائیں کتاب وسنت میں واضح اور محدود و مقرر ہیں، ثبوت قطعی کے بعد ان میں معافی کا حق نہ حاکم کو ہے نہ کورٹ کو اور نہ مجنی علیہ کو، اور یہ بات عقلی طور پر بھی صحیح ہے کیونکہ معافی کی صورت میں دوسرے غیر مجرموں کو جرم کی رغبت ہوتی ہے اور جرم کرنے کے بعد جرم کی سزا سے چھوٹ جانے کا دروازہ کھل جاتا ہے، صرف حد حرابہ کے سلسلے میں نص قرآنی کی رو سے اس پر اتفاق ہے کہ حاکم ان کو معاف کر سکتا ہے اور شریعت کی مصلحت اس میں یہ ہے کہ کسی منظم اور مسلح فسادی گروہ پر معافی اور توبہ کا دروازہ کھول کر مزید ظلم وستم سے اس کو اور عوام کو بچانا مقصود ہے، اگر ان کی معافی نہ ہو تو پھر وہ آخر دم تک ہتیار نہ ڈالیں گے اور اس طرح فساد کا طوفان مچاتے رہیں گے اور عوام، پولیس اور ان کی جانیں اس ہنگامے اور ضد میں مزید تلف ہوں گی، حرابہ کے علاوہ دوسری حدود حاکم یا عدالت معاف نہیں کر سکتی، لیکن کیا یہ حدود توبہ سے ساقط ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ اس کی تحقیق تفصیل انشاء اللہ تفصیلی مقالے میں پیش کروں گا۔

مجرم کے ساتھ نرمی کا برتاؤ شریعتِ اسلامیہ اس طرح کرتی ہے کہ اگر عدالت کے پاس کیس آنے سے پہلے ہی معاملہ رفع دفع ہو جائے تو بات ختم ہو جاتی ہے، عام انسانوں کو چشم پوشی اور معافی کی ترغیب دی گئی ہے، گواہی کی شرطیں بہت سخت ہیں، مجرم کو کسی بھی قانونی یا فطری چھوٹ سے فائدہ اٹھانے کا پورا حق ہے، حد کو شبہ سے بھی ختم کیا جا سکتا ہے اور اس کی جگہ تعزیر ہو سکتی ہے، یعنی اگر ۹۹ چیزیں مجرم کے خلاف ہیں اور ایک چیز میں شک یا اشتباہ ہے تو حد ختم ہو سکتی ہے، اور دوسری ایسی تفصیلی اشیاء فقہ اسلامی میں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا

ہے کہ شریعت نے مجرم کے ساتھ کس قدر نرمی اور احتیاط برتی ہے اور حدود کا قیام کس قدر مشکل اور نادر الوقوع ہے، ان اشیاء کی کچھ تفصیل راقم حدود سے متعلق تفصیلی مضمون میں کرے گا۔

مجنی علیہ کے ساتھ رحم وکرم یہ ہے کہ اس کو قانونی طور پر اپنے حقوق واپس لینے کا پورا پورا حق موجود ہے تاکہ وہ مظلومیت کا نہ شکار ہو اور نہ اسے اس کا احساس ہو۔

اور سوسائٹی کے ساتھ منصفانہ اور رحیمانہ برتاؤ یہ ہے کہ حدود کے قیام سے قبل ہی صرف ان کا اعلان، قانون اسلامی میں اس بات کی ضمانت ہے کہ سوسائٹی میں عامۃ الناس ان قبائح کے ارتکاب سے باز رہیں گے جن پر حدود نافذ ہوں گی، اور پھر اس جرم کے ظاہر ہونے اور عدالت میں ثابت ہونے کے بعد کسی ایک شخص یا چند افراد پر حد کا قیام اور شرعی سزا کا اجراء پوری سوسائٹی کے لئے عبرت اور سبق آموزی کا ایسا لازوال درس ہوگا جو سینکڑوں قوانین، جیلیں اور دوسری تعزیرات نہیں پیدا کر سکتیں، اور اسلام صاف اور نظیف سوسائٹی پیدا کرنا چاہتا ہے، اور تجربہ ثابت کرتا ہے کہ جب اور جہاں اسلامی حدود اور قوانین نافذ ہوئے ہیں جرموں کی تعداد حیرت انگیز طریقہ پر کم ہوگئی ہے اور جہاں ایسا نہیں ہے وہاں بہشت دنیا جہنم زار بن گئی ہے۔

اسلامی حدود پر بربریت کا الزام اور اس کا جواب

بہرحال اسلامی قانون کا نام سن کر ہی آزاد خیال بلکہ یوں کہئے کہ مغربی افکار کے غلام اور مشرقی اوہام کے شکار چراغ پا ہو جاتے ہیں، لیکن اسلامی حدود کا نام سن کر تو پریشانی اور حیرانی میں ہسٹیریا کے مریض معلوم ہونے لگتے ہیں، اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے بعد اسلامی ہمدردی کے طور پر اسلام ہی کو ایک بیمار دین ثابت کرنے لگتے ہیں، لیکن اسلوب اور لہجہ ایسا اختیار کرتے ہیں جس سے بظاہر واقعی ہمدردی اور حسن نیت ظاہر ہو، اور بین الاقوامی ضمیر، اور انسانی قیمت، ہمدردی اور مسلمانوں کی رسوائی اور اس نظام میں وحشیت اور بربریت

ڈیبو کی نمائیاں دینے لگتے ہیں، حالانکہ اگر یہ وحشیت اور لاقانونیت ہوتی تو اقوام متحدہ میں سعودی عرب کو رکنیت وشمولیت نہ ملتی، اور امریکن جرائم سے عاجز آئے ہوئے اجتماعیات کے ماہر اور اسپشلسٹ، جرائم کے انسداد کے لئے سعودی عرب کی مثال استحسان اور خوبی کے لہجے میں بار بار پیش نہ کرتے ـــ اور یہ ہمدرد یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح سوسائیٹی میں ہر طرف لنجے اور لنگڑے نظر آئیں گے، حالانکہ اگر بفرضِ محال ایسا ہو بھی تو وہ اس سے تو بہتر ہے کہ سوسائیٹی میں ہر طرف ساہوکار کے بھیس میں چور، رشوت خور، قانون شکن، اور اخلاق باختگی کے دلدادے، ظلم وستم میں درندے، اور مکر وفریب پر فریفتہ لوگ نظر آئیں، حالانکہ بات ایسی نہیں ہے، اس سلسلے میں ہم اختصار کے ساتھ وہی جواب دے سکتے ہیں جو اسلامی تربیت اور حدود کی حکمت کے سلسلے میں اوپر لکھا گیا ہے، اور اس کے بعد ہاں ان لوگوں کے لئے جن کے زندہ اور حساس ضمیر کے لئے جو چوری، ڈاکہ، حرام خوری، حرام کاری، شراب نوشی، بلیک، ذخیرہ اندوزی، سود خواری اور ان جیسی رزیلتوں اور لااخلاقی حرکات کے خلاف پابندی کو برداشت نہیں کرسکتے اور اسلامی حدود پر اعتراض کرتے ہیں آپ دو جواب اور بھی دے سکتے ہیں، ایک عقلی اور ایجابی پہلو رکھتا ہے اور دوسرا واقعاتی اور سلبی پہلو رکھتا ہے، یہ دونوں جواب دوبارہ لکھنے کے بجائے راقم اپنی مطبوعہ کتاب سے پیش کرتا ہے اس سلسلے میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ مثال کے طور پر چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے، چوری کی وجہ سے اکثر گھرانوں کا سکون مٹ جاتا ہے، برسوں کی پونجی لٹ جاتی ہے اور نوبت چور کی طرف سے قتل تک آجاتی ہے اور سوسائیٹی سے چوری ختم نہیں ہوتی، اس کے برخلاف جب اسلامی حدود نافذ تھیں شاذ ونادر ہی چوری ہوتی تھی اور آج بھی دنیا میں سب سے کم چوری کی شرح سعودی عرب میں ہے۔ حیرت نہیں تو اور کیا ہے کہ وحشی، لٹیری اور چوری کی عادی قوم، ـــ آج سے پچاس سال قبل کے احوال جاننے والے اس حقیقت سے باخبر ہیں ـــ کس طرح ایماندار اور چوری سے باز رہنے والی بن گئی، کوئی

صاحب یہ توجیہ نہ کریں کہ مال و زر کے انبار انھیں مل گئے، کیونکہ امریکہ یقیناً سعودی عرب سے زیادہ مالدار، زیادہ تعلیم یافتہ اور عصرِ حاضر کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے، وہاں چوری اور سنگین جرائم کی شرح سب سے زیادہ ہے اور اس کے حساب کے لئے اب منٹ تک ناکافی ہو کر نوبت سیکنڈوں تک آگئی ہے، اور اس کے مقابلے میں شاہ عبدالعزیز کی پوری مدت حکومت چوبیس سال میں صرف سولہ چوری کی وارداتیں ہوئیں، جبکہ عبدالعزیز کا شروع زمانہ فقر و مصائب اور مشاکل کا زمانہ تھا، یہ بجائے خود اس اعتراض کا جواب ہے کہ اگر اسلامی قانون نافذ کردیا جائے تو ہر طرف لنجے ہی لنجے نظر آئیں گے حالانکہ یہ اعتراض بالکل قابل اعتبار نہیں، کیونکہ اس طرح تو پھر ہر اچھی چیز کو چھوڑنا پڑے گا، موٹروں کو ایکسیڈنٹ کے خطرے اور سوسائیٹی میں اپاہج پیدا کرنے کے الزام میں چھوڑنا پڑے گا، ہوائی جہاز، فیکٹریاں اور تعمیر و ترقی کے سارے پلان بند کرنے پڑیں گے کیونکہ عام فائدہ کی ہر چیز میں کسی نہ کسی فرد کے لئے کوئی نقصان نکل ہی سکتا ہے۔ اس سلسلے کی آخری بات رہ گئی، وہ یہ کہ عصرِ حاضر کے ترقی پسند، آزاد اور مہذب ذہن اور زندہ ضمیر سے جو حدود کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اس پر راضی کرنے کی کوشش کرے کہ قاتل کو قتل کیا جائے، چور کا ہاتھ کاٹا جائے، اور اسلامی قصاص و حدود کو قبول کرلے جس جس طرح عالمی ضمیر نے ویٹ نام میں ہلاکت کا سامان بہم پہنچایا ہے اور سرخ انقلاب میں پانچ ملین انسانوں کو آزادی اور مساوات کے نام پر خاک و خون میں تڑپایا، اسلامی خلافت کے سارے مشرقی و مغربی علاقوں پر ظلم و ستم کی دردناک کہانیاں پیش کیں، پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی اجازت دی، چور کی سزا قتل تک تجویز کی، سامراجی زمانہ میں پھانسی کے تختے لٹکائے۔ انسان کی چربی سے صابون بنائے گئے، انسانی کھال جوتوں میں استعمال کی گئی، آتشیں بموں نے شہروں کو ویران اور جسموں کو خاکستر بنایا اور پستول کی گولیاں چوروں، ڈاکوؤں اور بعض اوقات قانون اور امن کے محافظوں کے ذریعہ ہر پرامن شہری کے سینے کو داغدار کرنے

کا ارمان رکھتی ہیں، اور آبرو باختگی اور جنسی انارکی کے مریض ہر عفت مآب گھرانے کا سکونِ دل لوٹنے کے لئے بیقرار نظر آتے ہیں، ایسے پاکباز، طاہر و نظیف اور بیدار مغربی و مشرقی، مسیحی یا ملحد عالمی ضمیر پر ذرا سی کوشش بھی اگر کی جائے تو شاید مجرم کو شرعی طور پر سزا دینے پر وہ راضی ہو ہی جائے اور اسلام کی منظم اور محتاط طریقوں پر نافذ کی جانے والی حدود اسے اپنے غیر قانونی کردار اور جنگل کے دستور کے مقابلہ میں زیادہ منصفانہ، ہلکی اور موثر نظر آئیں[1]۔

---

[1] تخلیق انسانی کا مقصد دین و شریعت کا قیام ۱۸۹ — ۱۹۰ مطبوعہ دار التصنیف والترجمہ بھوپال

اہل علم کے لئے پانچ نادر تحفے

۱۔ تفسیر روح المعانی : جو ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ قیمت مصر وغیرہ کے مقابلے میں بہت کم یعنی صرف تین سو روپے آج ہی مبلغ دس روپیہ پیشگی روانہ فرما کر خریدار بن جائیے اب تک ۲۰ جلد طبع ہو چکی ہیں باقی دس جلد عنقریب طبع ہو جائیں گی۔

۲۔ تفسیر جلالین شریف مصری : مکمل مصری طرز پر طبع شدہ حاشیہ پر دو مستقل کتابیں (۱) لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطیؒ (۲) معرفت الناسخ والمنسوخ ابن حجر قیمت مجلد -/۲۵

۳۔ شرح ابن عقیل : الفیہ بن مالک کی مشہور شرح جو درس نظامی میں داخل ہے قیمت مجلد -/۲۵

۴۔ شیخ زادہ : حاشیہ بیضاوی سورہ بقرہ مکمل قیمت -/۴۰

۵۔ فتح الباری : جو قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ خدا کے فضل سے دو جلدیں طبع ہو چکی ہیں

ملنے کا پتہ :

ادارہ مصطفائیہ دیوبند (یو۔پی)